البلاغ
شوال ۷۵
جون ۱۹۵۶

افکار و مطالعات

قاضی اطہر مبارکپوری

شمالی افریقہ کے مسلم ممالک مین ٹیونس اور سوڈان آزادی حاصل کرچکے اور نئی دنیا کے نقشہ مین ان کو اپنے جانبازون کی قربانی کی وجہ سے جگہ مل چکی، مگر الجزائر کا معاملہ خونی دور سے گذر رہا ہے، اور فرانس کی ظالم وجابر حکومت وہان کے مجاہدین اسلام کو اپنی وحشی نوجوان کے ذریعہ مار مار کر کشتون کے پشتے لگا رہی ہے، فرانسیسی مظالم کا یہ مظاہرہ بربریت کی بدترین مثال ہے، اور جبر و استبداد کی یہ یلغار انسانی زندگی کے لئے سراسر پیغام موت ہے، یہی وجہ ہے کہ آج دردمند دنیا الجزائری شہدار کی موت پر چیخ اٹھی ہے، اور فرانس کے منھ پر تھوک رہی ہے، اور یہ سب کچھ اس دور مین ہو رہا ہے جب کہ اقوام متحدہ کی سٹری لاش سے امن امن کی صدائے زیرلب سنی جارہی ہے، اور ظالم وجابر حکومتین اقوام متحدہ کے کھیل گھر مین بیٹھ کر امن کی فاختہ اڑا رہی ہین، ان سے کوئی پوچھے کہ الجزائر مین کیا ہو رہا ہے، اور تم وہان پر قیام امن کے لئے کیا کر رہے ہو،

ہمین یقین کر لینا چاہیئے کہ ایشیا بیدار ہو رہا ہے، افریقہ اپنی غلامی کے دن پورے کرچکا ہے، اور مشرق وسطی اپنے احساس وشعور سے بہرہ ور ہو رہا ہے اور اب سامراجی مظالم زیادہ دنون تک یہان خونی کھیل نہین سکتے، فرانس کے الجزائر سے جانے کے دن آگئے ہین، اور الجزائری شہدار کا خون اپنی آزادی کے نقشہ مین رنگ بھر رہا ہے، ہماری تمامتر ہمدردیان مجاہدین الجزائر کے ساتھ ہین، اور ہم سب کے سب الجزائری شہدار کی پاک روحون تک اپنا سلام پہنچاتے ہین،

انقلاب فرانس کے بعد پوری دنیا مین حکومت وسیاست نے نئی کروٹ لی، اور مادی انقلابات کے شعور نے دنیا کی ہر قوم مین ایک نئی روح پیدا کی جس کے نتیجہ مین دنیا مین تجربات کا بین الاقوامی کھیل کھیلا گیا، اس سلسلہ مین کہا جا سکتا ہے کہ مادہ پرست سیاست اور مادہ نواز حکومت کی آخری منزل وسط ایشیا کا روسی علاقہ بنا، جہان اکتوبر ۱۹۱۷ء کے سرخ انقلاب نے اخلاق و روحانیت اور دین و دیانت کے خرمنون مین آگ لگا دی، اور اس کی ایک ایک چنگاری نے انسانیت وشرافت کی لہلہاتی ہوئی کھیتیون کو دم کے دم مین خاکستر کرکے رکھدیا، اور مادہ پرستی نے حکومت وسیاست کی بساط پر وہ کھیل کھیلا کہ بہیمیت بھی اسے دیکھ کر انگشت بدندان رہ گئی،

اس مادی اور حیوانی انقلاب کی درمیانی منزل ترکی تھا، جہان حکومت وسیاست سے اخلاق وانسانیت کے رشتہ

کو منقطع کرکے سراسر مادہ پرستی کا مظاہرہ کیا گیا، اگر الحاد و بددینی کی رو ان دونون مقامات پر صدی دو صدی تک تھم کر اپنا مظاہرہ کرتی تو یقین تھا کہ خدا پرستی کا بھرم اٹھ جاتا، اور ساری دنیا ایک مرتبہ پھر مادیت و بہیمیت کی آماجگاہ بن جاتی ،

مگر اب سے پانچ سال پہلے ترکی نے اسلام کے حق مین اپنی ملحدانہ زندگی سے توبہ کرکے اپنے ملحدانہ اصولون سے بغاوت کی، اور اس طرح کم و بیش پچیس سال تک خلافت اسلامیہ کے علمبردارون کی سرزمین الحادی تجربات کے دور سے گذر کر ابتلاء و آزمائش مین پوری اتری، اور پھر اسے اسی مرکز پر آنا پڑا، جہان سے مصطفےٰ کمال پاشا اور ان کے ہم نفس سیاست دانون نے مادہ پرستی اور لادینیت کی روش اختیار کی تھی، اور ترکی کی مادی سیاست اسلام و روحانیت مین اس سرعت سے تبدیل ہوئی کہ پانچ سال کے قلیل عرصہ مین ترکی ملحدون اور بے دینون کی سرزمین نہین، بلکہ خدا پرستون اور اسلامیون کا ملک ہوگیا ہے، مادیت کے مقابلہ مین روحانیت کی یہ عظیم الشان فتح انقلاب فرانس کے منھ پر پہلا طمانچہ تھا، جو اس شدت سے لگا کہ اس کی رو ہی بدل گئی، چنانچہ ترکی کے بعد اب سوویٹ روس نے بھی کروٹ لی ہے، اور آج کل جو انقلاب پیدا ہو رہا ہے اسی کروٹ کا نتیجہ ہے

اشترا کی روس کے خداؤن نے اپنے اقتدار کے ابتدائی دور مین جس تنگ دلی، تنگ نظری اور تنگ ظرفی کا ثبوت دیا، اس کا ظہور روس کی آہنی دیوارون سے پار ہو کر دنیا مین عام ہوا، اور شخصیت پرستی اور آمریت کے اس نئے ایڈیشن نے مادیت کے نشہ مین اخلاق و روحانیت، دین و دیانت اور مذہب و شرافت پر اور ان کے حاملین پر جو ظلم و ستم کیے، ان کی وجہ سے دنیا اب تک اپنے کانون مین مظلومون کی آہ و کراہ محسوس کر رہی ہے، اور ابھی موجودہ خداوندان کمیونزم نے واقعات و حقائق اور حالات کی شدت نہ برداشت کرتے ہوئے خود بخود اپنے ظلم و ستم کی خونی کہانی دنیا کو سنانی شروع کردی ہے، اور جن خونی حقائق اور سیاہ واقعات کو چھپانے کے لیے انھون نے ساری دنیا کی آنکھون مین دھول جھونکنے کی کوشش کی تھی اب وہ خود ان کا اعتراف کر کے اپنے سب سے بڑے ڈکیٹیٹر کی سفاکیون کو کھول کھول کر بیان کر رہے ہین،

وہی اسٹالن جو روس کا نجات دہندہ مانا جاتا تھا جس نے اپنے مادہ پرست طبقہ مین خدا کی جگہ حاصل کرلی تھی اور جس کے حق مین ساری کمیونسٹ دنیا اپنے احساس و شعور اور عقل و فہم سے استعفار دے چکی تھی، آج اسی اسٹالن کی زندگی کے ایسے ایسے مکروہ اور گھناؤنے پہلو دنیا کے سامنے اس کے پیرون کی زبانی آرہے ہین، کہ سننے والون کو گھن آنے لگی ہے، اور اقرار کرنا پڑتا ہے کہ آج بھی چنگیز و ہلاکو دنیا کے نجات دہندہ، اور امن عالم کے آخری سہارا بنا کر پیش کئے جاتے ہین، اور اس کے لیے آلۂ کار وہ لوگ بنتے ہین، جو اپنی روشن دماغی کے باعث خدا تک کا وجود تسلیم نہین کرتے،

انسانیت کی بیچارگی اور ذہنی افلاس کی مثال آج کل روس مین جس شاندار طریقہ پر ظاہر ہو رہی ہے اس کی مثال

مشکل ہی سے ملے گی، روس کی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈرون کے جو واضح بیان جھجک اور حجاب سے بالاتر ہو کر ہم تک پہونچ رہے ہین، ان سے معلوم ہوا ہے کہ لینن اور اسٹالن کے ظلم وجبر اور جور وتشدد کے مقابلہ مین روس کے بڑے بڑے ارباب فہم وفراست اور اہلِ عقل وتدبیر کس طرح مجبوری اور غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے، اور جون ہی ان کو دم لینے کا موقع ملا انھون نے پہلی فرصت مین اپنی گردن سے اسٹالن کی غلامی کا جوا اتار پھینکا، اور دنیا کے سامنے برملا اقرار کیا کہ آج تک ہم نے کمیونزم اور روس کے بارے مین جو کچھ کہا تھا وہ ہماری آواز نہ تھی، بلکہ جبر و استبداد اور ظلم وستم کی آواز تھی، اور ہماری آواز یہ ہے کہ اسٹالن، خود پرست تھا، اس نے اپنے خاص خاص دوستون اور ساتھیون کو کئی ہزار کی تعداد مین اس لیے قتل کرا دیا کہ وہ اس کی ہر بات کی تائید نہین کرتے تھے، اور اس کی خدائی کے مقابلہ مین اپنی عقل وتدبر کا استعمال کرنا چاہتے تھے، اسٹالن اپنے وطن کا محبوب رہنما نہین تھا بلکہ اس زمانہ مین وہ چنگیز وہلاکو بن کر آیا تھا اور اس کی سفاکی سے موجودہ دور کی انسانیت دم بخود ہے،

مادیت کے مقابلہ مین روحانیت کی یہ کھلی ہوئی عظیم الشان فتح پھر دنیا مین اس بات کے لیے تابناک امکانات پیدا کر رہی ہے، کہ الحاد وبددینی اور بہیمیت ومادہ پرستی کا دور ختم ہونے والا ہے، اور اخلاق وانسانیت کو پھر دنیا اپنا سرمایۂ حیات بنانے والی ہے، روس کی سیاست کی اس حالیہ تبدیلی نے اسلامی زندگی کی افادیت اور اس کے بقا کا جو ثبوت بہم پہنچایا ہے اس کے لیے اگر مسلمان کوشش کرتے تو شاید صدیون تک وہ یہ کام نہ کر سکتے، اسلام کی کرامت اور اس کے اصولون کی افادیت کا یہ کرشمہ ہے، کہ روس مین چالیس سال تک مسلسل مظالم کے باوجود اسلام اور مسلمان اپنے مقام پر سختی سے جمے رہے، کمیونسٹون کے ہاتھون قتل کیے گئے، کمیونسٹ سیاست کے شکنجے مین کسے گئے، دوسرے ممالک کو ہجرت کی، اور گھر بار، مال وجائداد سے محروم ہوئے، مگر اسلام کی روشنی سے روس کے مسلمان ایک لمحہ کے لیے بے بہرہ نہ ہو سکے اور آج سویٹ روس کی لامذہب اور مادی حکومت مجبور ہو کر اپنی روش بدل رہی ہے،

ماسکو ریڈیو سے اسلام کے خلاف زہریلے پروپگنڈے کا سلسلہ تقریباً بند ہو چکا ہے، رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو کمیونزم کی چالیس سالہ تاریخ مین روس کے اندر پہلی بار قرآن مجید کی اشاعت ہوئی ہے، جو سویٹ یونین کی اجازت سے بلکہ اس کی خواہش سے نہایت آب وتاب کے ساتھ روس مین چھاپا گیا ہے،

لینن گراڈ (دوشنبہ) کی عظیم الشان جامع مسجد جو انقلاب روس کے بعد سے آج تک مصلیون سے محروم رکھی گئی تھی، ضروری مرمت اور تعمیر کے بعد مفتی خیال الدین سے دوبارہ اس کا افتتاح کرایا گیا ہے، نیز روس کی ان تمام مسجدون کو ضروری مرمت کے بعد مسلمانون کے حوالے کیا جا رہا ہے، جو انقلاب ۱۹۱۷ء کے بعد سے اب تک یا تو گھوڑون کے لیے اصطبل بنا دی گئی تھین یا ان مین ناچ گانا ہوتا تھا اور لائبریریان قائم تھین، اس تبدیلی اور انقلاب کی وجہ بھی خبر مین بتلائی گئی ہے، کہ روس کی کمیونسٹ پارٹی کو یقین ہے کہ مذہب کے خلاف پروپگنڈا کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ ناکام ثابت ہو رہا ہے، اور مسلمان اس کی وجہ سے اپنے دین مین سست پڑنے کے بجائے اور سخت ہونے کے ساتھ کمیونزم سے دور ہوتے چلے جا رہے ہین۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

(بقیہ مضمون صفحہ کا)
واہ رے اسلام کی سخت جانی! اس زمانہ میں اگر دنیاوی اقتدار اور ظلم و ستم کی یلغار سے وہ کہیں مٹ سکتا تھا تو روس میں اس کے یہ دن آسکتے تھے، مگر اسلام کے مقابلہ میں کیمونزم کی اس کھلی شکست نے یہ ثابت کر دیا کہ ہمیشہ چنگیز و ہلاکو کے منصوبے ختم ہو جاتے ہیں، مگر اسلام کے عزائم اپنی جگہ بحال رہتے ہیں، ترکی کے بعد روس کی یہ سپر اندازی اسلام کے حق میں مستقبل کو ہموار کر کے اعلان کر رہی ہے کہ اسلام کی چٹان سے ٹکرانے والے خیالات اور منصوبے وقتی غلبہ اور ہنگامہ یلغار کے سوا اور کچھ حاصل نہیں کر سکتے،

حق و باطل کی کشمکش میں بھی عام طور سے اسباب و علل کا سلسلہ کام کرتا ہے، اور ظاہری اسباب کے نتائج حق و صداقت کی دائمی فتح یا باطل کے وقتی غلبہ کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں،

پس ترکی یا روس کا اپنے تجرباتی دور سے نکل کر مذہب و روحانیت کے سامنے ہار ماننے کے جو ظاہری حالات و اسباب ہیں، ان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، اور ایک سرسری نظر ان پر بھی کر لینی چاہیئے،

ترکی نے اسلام کو اس لیئے خیرباد کیا تھا کہ وہ خلافت کی مذہبی الجھنوں سے الگ ہو کر یورپ سے سیاست اور قومیت کی بنیاد پر زندہ رہنے کا حق مانگے گا اور مغربی ممالک اب اسے اپنا صلیبی حریف سمجھنے کے بجائے وطنی اور قومی بھائی تسلیم کر لیں گے، مگر اسی سہارے نے پچیس سال کے بعد بتایا کہ یہ تصور سراسر غلط ہے، اگر تم ایک طرف یورپ سے اپنے کو بچانے کے لیے لامذہبیت اختیار کرتے ہو، تو دوسری وسط ایشیا کی لامذہبی حکومت اور سیاست تم کو ہڑپ کرنے کے لیئے تیار ہو رہی ہے، اور کیمونزم کی یلغار سے بچنے کے لیئے تمھیں پھر مذہب کی آڑ لینی ہوگی، روس کی کیمونسٹ پارٹی نے اپنے چند مادی اصولوں اور بہیمانہ حرکتوں کے لیئے خدا اور مذہب سے آزادی حاصل کرنا چاہی اور بلا روک ٹوک کے روس میں اشتراکیت و اشتمالیت کے نام پر بہیمیت کو عام کرنا چاہا، مگر خدا اور مذہب سے آزادی حاصل کرنے والے خود اپنی پارٹی کے ہلاکوؤں اور چنگیزوں کے شکنجہ میں اس بری طرح آئے کہ انھیں خدا اور مذہب کے بجائے اپنے لیڈروں اور ان کے اصولوں اور حرکتوں سے بغاوت کا اعلان کرنا پڑا،

یہ تمام حالات عالمی سیاست اور دنیا کی حاکمانہ طاقتوں کے چشم و ابرو پر رونما ہوئے، اور مذہب پھر اپنے اصلی مقام پر آ گیا، ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ دنیا کے عام حالات اور واقعات کس کس رنگ میں سچائی اور دین داری کے لیئے فضا ہموار کرتے ہیں، اور اس کی ضرورت و ابدیت کو کن کن راہوں سے اجاگر کرتے ہیں،